فوری ریلیز کے لیے: 13/6/2025

گورنر KATHY HOCHUL

ICYMI: گورنر HOCHUL کا USA Today میں خصوصی مضمون: بچوں کو الگورتھم سے بچانا ضروری ہے۔ فون پر پابندی سے یہ کام ممکن ہو گا۔

آج، USA Today Network نے گورنر Kathy Hochul (کیتھی ہوکل) کا ایک مضمون شائع کیا ہے، جس میں انہوں نے نیو یارک کی پہلی گورنر والدہ کے طور پر بچوں کے تحفظ کے لیے اپنے عزم پر روشنی ڈالی ہے، جس میں ملک گیر سیل فون پابندی، عادی بنانے والے سوشل میڈیا الگورتھمز کے خلاف اقدامات، اور AI (مصنوعی ذہانت) کے خطرات کا سامنا کرنا شامل ہے۔ اس اداریے کا متن آن لائن دیکھا جا سکتا ہے اور یہ ذیل میں بھی دستیاب ہے:

جیسے ہی اسکول کا تعلیمی سال تیزی سے اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے، ایسے میں جلد ہی بہت سے والدین کی اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے کی کوشش والی روزانہ کی جنگ ایک نئی جدوجہد میں بدل جائے گی کہ بچوں کی توجہ فون سے کیسے ہٹائی جائے۔
اسمارٹ فونز اور سوشل میڈیا نے ہمارے بچوں کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا ہے۔ وہ ہر روز سماجی روابط بنانے کے بجائے اسکرول کرتے ہوئے، خود اپنی زندگیاں جینے کی بجائے دوسروں کی ریلز میں محو ہو کر، کئی گھنٹے اپنے فونز پر گزارتے ہیں۔ اور اس کا اثر صاف نظر آ رہا ہے۔ ہمارے بچے پہلے سے کہیں زیادہ تنہائی، بے چینی اور عدم وابستگی کا شکار ہو رہے ہیں۔

ہم اس وقت نوجوانوں کی ذہنی صحت کے ایک بحران کے بھنور میں پھنس چکے ہیں۔ تحقیق سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے، لیکن مجھے مزید کسی سائنسی رپورٹ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں نے اس مسئلے کے بارے میں ریاست بھر کے والدین، اساتذہ اور خود نوجوانوں سے براہِ راست سُنا ہے۔ اور میں جہاں بھی جاتی ہوں، ایک ہی بات سننے کو ملتی ہے: عادی بنانے والی ٹیکنالوجی ہمارے بچوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

نیو یارک کی پہلی گورنر والدہ کے طور پر، یہ بات میرے لیے ذاتی حیثیت رکھتی ہے۔ میں نے خود ٹین ایجر بچوں کی پرورش کی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ جب کسی کا بچہ تکلیف میں ہو تو ایک والد یا والدہ کیسی بے بسی محسوس کرتے ہیں۔ یہ دنیا کا بدترین احساس ہوتا ہے۔ اسی لیے میں جانتی تھی کہ ہمیں اس بارے میں کچھ کرنا ہو گا۔

میں آدھے ادھورے اقدامات کی قائل نہیں ہوں۔ میں صرف بیٹھ جانے اور مسئلے پر بات کرنے والی نہیں ہوں۔ میں عملی اقدام کروں گی۔

گزشتہ سال، میں نے ایک جرات مندانہ اور فیصلہ کن قدم اٹھایا تھا تاکہ ان عادی بنانے والے الگورتھمز کو محدود کیا جا سکے جو ہمارے بچوں کے سوشل میڈیا فیڈز پر قبضہ جما چکے ہیں۔ اس بات کا مقصد یہ نہیں تھا کہ ہم اپنے نوجوانوں کو سوشل میڈیا کے استعمال سے روکیں۔ یہ قدم اس بارے میں تھا کہ سوشل میڈیا کمپنیوں سے کہا جائے کہ وہ ہمارے بچوں کی فلاح کی قیمت پر منافع نہیں کما سکتیں۔

لیکن صرف سوشل میڈیا واحد خطرہ نہیں ہے۔ اس تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ٹیکنالوجی پر مبنی دنیا میں، بغیر نگرانی کے AI سے چلنے والی ٹیکنالوجی نئے خطرات پیدا کر رہی ہے جن میں ذاتی تعلقات کی نقالی کرنے والے AI چیٹ بوٹس سے لے کر ڈیپ فیک ایپس تک شامل ہیں جو کم عمر افراد کی عریاں تصاویر تیار کرتی ہیں۔

گزشتہ سال ہم نے عملی اقدامات نہ کرنے کے افسوسناک نتائج اس وقت دیکھے جب ایک AI ساتھی کے ساتھ غیر موزوں تعلق قائم ہونے کے بعد ایک 14 سالہ لڑکے نے خودکشی کر لی تھی۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ AI سے چلنے والی "بے لباس کرنے والی" ایپلی کیشنز اور ویب سائٹس کی تعداد میں ایک خطرناک اضافہ ہو رہا ہے، جو حقیقی بچوں کی جعلی برہنہ تصاویر تیار کرنے کے لیے استعمال ہو رہی ہیں، جن میں اکثر نو عمر لڑکیاں نشانہ بنتی ہیں، صرف 2024 کی پہلی ششماہی میں ایسی 16 ویب سائٹس کو 200 ملین سے زائد بار وزٹ کیا گیا تھا۔

میرے ریاستی بجٹ میں ان ڈیجیٹل خطرات پر براہِ راست قابو پایا گیا ہے۔ اس کے تحت AI ساتھیوں کے لیے ملک میں پہلی بار حفاظتی ضوابط متعارف کروائے گئے ہیں جس کے تحت نیو یارک میں AI ساتھی فراہم کرنے والوں سے تقاضا کیا جائے گا کہ اگر کوئی صارف خود کو نقصان پہنچانے سے متعلق گفتگو کرے تو وہ ایک حفاظتی پروٹوکول پر عمل کریں، جیسے ان صارفین کی بحران کی کسی ہاٹ لائن کی طرف رہنمائی کی جائے۔ اور میں اپنے قوانین میں بھی ردوبدل کر رہی ہوں تاکہ بچوں کے جنسی استحصال کے AI سے تیار شدہ مواد کو اسی حیثیت سے تسلیم کیا جا سکے جیسا کہ وہ ہو: یعنی کہ یہ بچوں کی پورنوگرافی ہے۔

لیکن سوشل میڈیا اور AI سے تیار کردہ ویب سائٹس تو اس معمہ نما تصویر کے صرف چند حصے ہیں۔ وہ کون سا ذریعہ ہے جو ان پلیٹ فارمز کو بچوں کی زندگیوں پر غلبہ حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے؟ صرف اسکرین پر نظر آنے والی چیز مسئلہ نہیں ہے، بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ اسکرین ہر وقت ان کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ فون ان کی جیبوں میں گھنٹی بجا رہے ہوتے ہیں، ان کے ڈیسکوں پر جگمگاتے رہتے ہیں، اور ہوم روم سے لے کر کیفے ٹیریا تک ان کا تعاقب کرتے ہیں۔

اس کے دیرپا نتائج رونما ہوتے ہیں: ایسی کلاسیں جہاں بچے خاموش بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایسی راہداریاں جن میں باتوں کی گونج نہیں ہوتی۔ دوپہر کے کھانے کی میزیں جو طلباء سے بھری ہوتی ہیں جو کہ آمنے سامنے بات کرنے کے بجائے ایک دوسرے کو ٹیکسٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ جب ٹین ایجرز اسکول کے اوقات کا ایک بڑا حصہ اپنے فونز پر گزارتے ہیں، تو وہ اس اہم سماجی نشوونما سے محروم رہتے ہیں جو انہیں بااعتماد اور خودمختار بالغ افراد بناتی ہے۔

اور آن لائن رہنے کا دباؤ لگاتار بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک طالبعلم نے مجھے بتایا، "آپ کو ہمیں ہم سے بچانا ہو گا۔ ہم یہ فونز نیچے رکھ ہی نہیں سکتے کیونکہ ہم رابطے سے کٹ جائیں گے۔ ہمیں کچھ کھو دینے کا ڈر رہتا ہے۔"

اسی لیے، اس موسمِ خزاں سے، میں ایک اور جرات مندانہ قدم اٹھا رہی ہوں تاکہ اپنے بچوں کو ان کا بچپن واپس لوٹا سکوں اورکلاس میں گھنٹی سے گھنٹی تک موبائل فونز پر پابندی لگا رہی ہوں۔وجہ یہ ہے: ہمارے نوجوان نہ تو کلک کرتے ہوئے اور نہ ہی اسکرول کرتے ہوئے، بلکہ جب سیکھ رہے ہوتے ہیں اور نشوونما پا رہے ہوتے ہیں اس وقت ہی وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

ذرا سوچیں کہ ہم 100 آن لائن ویڈیوز دکھا کر بچوں کو دوستی کرنے کا طریقہ نہیں سکھاتے۔ ہم انہیں کھیل کے میدان میں لے جاتے ہیں۔ ہم انہیں YouTube پر بیس بال پھینکنے کا طریقہ نہیں دکھاتے۔ بلکہ خود کھیل کر سکھاتے ہیں۔

ہمیں اپنے بچوں کو حقیقی زندگی میں واپس لانا پڑے گا۔

تو آئیے واپس چلتے ہیں ماضی کے اُس دور کی طرف، جب ہم سب اپنے فونز کے قیدی بن کر، گھروں کے اندر نہیں بیٹھے ہوتے تھے۔ میرے "آف لائن ہوں، گھر سے باہر نکلیں" (Get Offline, Get Outside) اقدام کے پیچھے یہی جذبہ ہے۔

میں کمیونٹی سینٹرز، کھیل کے میدانوں، اور سوئمنگ پولز کی تعمیر اور تزئین و آرائش پر سرمایہ کاری کر رہی ہوں تاکہ ہمارے بچوں کے پاس تفریح اور بیرونِ خانہ سرگرمیوں سے لطف اندوز ہونے کی جگہیں ہوں۔ میں نوجوانوں کی پروگرامنگ میں بھی بڑے پیمانے پر توسیع کر رہی ہوں، جس سے مزید کئی ہزاروں بچے مقامی فٹبال ٹیم کا حصہ بن سکیں گے یا کسی کمیونٹی تھیٹر پروگرام میں شامل ہو سکیں گے۔ ہمارے موسمِ گرما کے نوجوان روزگار پروگرام

(Summer Youth Employment Program) سے ہزاروں نوجوان افراد کو پارکس، سمر کیمپس، ثقافتی مراکز، اور کمیونٹی میں قائم شدہ تنظیموں میں گرمیوں کی معیاری ملازمتیں فراہم کی جائیں گی۔

میں اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے جدوجہد کبھی نہیں چھوڑوں گی۔ کیونکہ آپ کا خاندان ہی میری جدوجہد ہے۔ میں نے پہلے دن ہی یہ بات کہہ دی تھی، اور میں آج بھی اسی بات پر قائم ہوں۔

موسمِ گرما آ چکا ہے۔ آئیے آف لائن ہوں اور گھر سے باہر نکلیں۔

###

مزید خبریں www.governor.ny.gov پر دستیاب ہیں
ریاست نیو یارک | ایگزیکٹیو چیمبر | press.office@exec.ny.gov | 518.474.8418
گورنر آفس سے اپ ڈیٹس کے لیے سائن اپ کریں: ny.gov/signup | 81336 پر NEW YORK ٹیکسٹ کریں

ان سبسکرائب کریں